سُوْرَۃُ مَرْیَمَ

سوال 1: سورۂ مریم کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سورۂ مریم کا تعارف

سورۂ مریم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔اس سورت میں چھے (6) رکوع اور اٹھانوے (98) آیات ہیں۔اس سورت میں حضرت مریم علیہا السلام کا تفصیلی ذکر ہے، اس لیے اس کا نام "سورۂ مریم" رکھا گیا ہے۔سورۂ مریم اس زمانے میں نازل ہوئی جب مشرکین مکہ مسلمانوں پر ظلم کر رہے تھے تو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔

ہجرت حبشہ

مکہ مکرمہ میں دعوتِ اسلامی کی مخالفت کے نتیجے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کفار کا ظلم حد سے گزر گیا تو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے زندگی بسر کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔لہذا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔حبشہ، براعظم افریقہ کا ایک ملک تھا۔جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو وہاں ایک عیسائی حکمران تھا، جس کا لقب نجاشی تھا۔نجاشی بہت رحم دل اور عادل بادشاہ تھا، وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا۔نجاشی کا اصل نام "اصحمہ" تھا۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اجازت سے گیارہ مردوں اور چار خواتین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں، نبوت کے پانچویں سال یہ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت تھی۔

مسلمان امن کی تلاش میں حبشہ پہنچے تھے لیکن مکہ کے کافروں سے یہ بات برداشت نہ ہوئی۔وہ چاہتے تھے کہ مسلمان کہیں بھی چین اور سکون سے زندگی بسر نہ کر سکیں۔لہذا انھوں نے تحائف دے کر اپنے کچھ لوگوں کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ان لوگوں نے وہاں قیمتی تحائف پیش کر کے شاہی دربار تک رسائی حاصل کی اور وہاں کے بادشاہ نجاشی سے کہا کہ ہمارے علاقے کے چند نا سمجھ لوگ بھاگ کر یہاں آ گئے ہیں، جنھوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا ہے اور وہ آپ کے دین کے بھی مخالف ہیں۔آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیجیے۔یہ بات سن کر نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں بلایا اور ان سے کچھ سوالات کیے تاکہ ان کے دین کے بارے میں جان سکے۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی نجاشی کے دربار میں تقریر

نجاشی کے سوالوں کے جواب میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے دربار میں بڑی پر اثر تقریر کی۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے بادشاہ! ہم لوگ جاہل تھے۔بتوں کی پوجا کرتے تھے۔مردار کھاتے تھے۔گناہوں کے عادی تھے اور پڑوسیوں کا حق مارتے تھے۔جو طاقت ور ہوتا وہ کمزور پر ظلم ڈھاتا تھا۔ہم ایسی ہی حالت میں تھے، جب اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم فرمایا۔ہم میں اپنا رسول بھیجا۔انھوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا، بت پرستی سے منع کیا اور فرمایا کہ ہم سچ بولیں، خون خرابے سے باز آ جائیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، پڑوسیوں کا خیال رکھیں، نماز پڑھیں، روزے رکھیں اور زکوۃ دیں۔ہم ان پر ایمان لائے، شرک، بت پرستی اور تمام برے اعمال چھوڑ دیے۔اسی وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہو گئی اور وہ چاہتی ہے کہ ہم اسی گمراہی کی طرف واپس چلے جائیں۔ہم ان کے بہت زیادہ تنگ کرنے پر آپ کے ملک میں آ گئے ہیں۔اے بادشاہ! ہمیں امید ہے کہ ہم یہاں ظلم سے محفوظ رہیں گے۔"

USTAD 360° استاد

حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کا اثر

نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ وہ اپنے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والے کلام میں سے کچھ سنائیں، حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ مریم کی آیات تلاوت کیں۔ اس تلاوت کا نجاشی اور اس کے درباریوں پر اس قدر اثر ہوا کہ ان کے آنسو جاری ہو گئے۔ نجاشی نے کہا:

"یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔"

نجاشی نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح مکہ والوں کا یہ وفد ناکام لوٹا اور مسلمان حبشہ میں امن و سکون کی زندگی بسر کرنے لگے۔ حبشہ کے لوگ مسلمانوں کی پاکیزہ زندگی سے بہت متاثر ہوئے اور بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔ مسلمان ہونے والوں میں حبشہ کا بادشاہ نجاشی بھی تھا۔

سوال 2: سورۂ مریم کے مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۂ مریم کے مضامین

اس سورت میں درج ذیل مضامین اور واقعات بیان کیے گئے ہیں:

1- اللہ تعالیٰ کی وحدانیت

سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ واحد ہے، اس کا کوئی بیٹا اور شریک نہیں۔

2- حضرت زکریا علیہ السلام کا تذکرہ

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ ہے کہ انھوں نے بڑھاپے میں اپنے رب کو آہستگی سے پکارا اور اولاد کی خواہش کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں صالح بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خوش خبری سنائی جو آل یعقوب علیہ السلام کے وارث قرار پائے۔

3- حضرت مریم علیہا السلام کا تذکرہ

اس سورت میں حضرت مریم علیہا السلام کا تذکرہ ہے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ تخلیق کا تفصیلی ذکر ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ کسی نبی کی معجزانہ پیدائش اس کو اللہ یا اللہ کا بیٹا نہیں بناتی۔

4- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ آزر سے بتوں کی پوجا کے بارے میں ہونے والی بحث بیان کی گئی ہے۔

5- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مناجات کا ذکر

طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو نبوت ملنے کا واقعہ بیان کیا گیا۔

6- حضرت اسمٰعیل، حضرت ادریس اور حضرت آدم علیہم السلام کا ذکر

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کیا گیا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور وہ اپنے گھر والوں کو اور اپنی قوم کو نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیتے تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ان انبیائے کرام علیہم السلام پر انعام فرمایا اور انھیں لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

7- قیامت کے احوال کا بیان

آخری تین رکوعوں میں قیامت کے احوال کا بیان ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو مہمان بنا کر لایا جائے گا، جب کہ

USTAD استاد 360

مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔

سوال 3: سورۂ مریم کے اہم علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سورۂ مریم کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1. اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قدرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہر حال میں اس سے دعا مانگتے رہیں۔ (سورۂ مریم، 04)
2. کسی نبی کی معجزانہ پیدائش اسے خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بناتی بلکہ ان کی عظمت کو بیان کرتی ہے۔ (سورۂ مریم، 8)
3. اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت زکریا علیہ السلام کو تسبیح کرنے اور کتاب کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا۔ (سورۂ مریم، 12)
4. نرم دلی، پاکیزگی اور پرہیزگاری انبیا کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ (سورۂ مریم، 13)
5. والدین سے حُسنِ سلوک انبیا کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ (سورۂ مریم، 14)
6. اللہ تعالیٰ فطری اسباب کا پابند نہیں ہے۔ (سورۂ مریم، 21)
7. اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مشکل میں تنہا نہیں چھوڑتا۔ (سورۂ مریم، 26)
8. حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا پنگھوڑے میں کلام کرنا اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے۔ (سورۂ مریم، 30)
9. تمام انبیا کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ (سورۂ مریم، 35، 36)
10. ہمیں اپنے بڑوں کو نہایت ادب اور احترام سے نیکی کی دعوت دینی چاہیے اور انھیں برائی سے منع کرنا چاہیے۔ (سورۂ مریم، 42، 45)
11. ہمیں اپنی تمام حاجات کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنی چاہیے۔ (سورۂ مریم، 48)
12. ہمیں وعدہ پورا کرنا چاہیے کیوں کہ یہ انبیا کرام علیہم السلام اور نیک لوگوں کی صفت ہے۔ (سورۂ مریم، 54)
13. نماز کو ضائع کرنے والے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے گمراہی سے دوچار ہوں گے۔ (سورۂ مریم، 59)
14. توبہ کرنے والوں، ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کا صلہ جنت میں داخلہ ہے۔ (سورۂ مریم، 60)
15. اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زبان یعنی عربی زبان میں آسان فرما دیا ہے۔ ہمیں بھی عربی زبان سیکھ کر قرآن مجید میں غور و فکر کرنا چاہیے۔ (سورۂ مریم، 97)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''ماں کی گود میں جن بچوں نے بات کی، ان میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔'' (صحیح بخاری: 3436)

اہم بات

ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معراج کے سفر میں جن انبیائے کرام علیہم السلام سے ملاقات فرمائی، ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ جب ملاقات ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھ کر فرمایا:

''خوش آمدید! نیک نبی، نیک بھائی۔'' (صحیح بخاری: 3342)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''ان کا قد درمیانہ اور رنگ سرخ و سفید تھا۔ وہ ایسے لگتے تھے، جیسے ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں۔'' (صحیح بخاری: 3437)

USTAD استاد 360°

(۱۹) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (۴۴)

سورۂ مریم مکی ہے (آیات: ۹۸/رکوع: ۶)

نوٹ: سورۂ مریم کی آیاتِ مبارکہ ۳۰ تا ۳۶ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۂ مریم: آیت ۳۰ تا ۳۶

قَالَ	اِنِّيْ	عَبْدُ اللّٰهِ	اٰتٰىنِيَ	الْكِتٰبَ	وَجَعَلَنِيْ	نَبِيًّا ﴿۳۰﴾	وَّجَعَلَنِيْ
اس (بچہ) نے کہا	بے شک میں	اللہ کا بندہ	اس نے مجھے عطا فرمائی ہے	کتاب	اور مجھے بنایا ہے	نبی	اور مجھے بنایا ہے

وہ (بچہ) بول اٹھا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

مُبٰرَكًا	اَيْنَ مَا	كُنْتُ	وَاَوْصٰنِيْ	بِالصَّلٰوةِ	وَالزَّكٰوةِ	مَا دُمْتُ	حَيًّا ﴿۳۱﴾
بابرکت	جہاں کہیں	میں ہوں	اور مجھے حکم دیا ہے	نماز کا	اور زکوٰۃ کا	جب تک میں ہوں	زندہ

اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا جب تک میں زندہ ہوں۔

وَّبَرًّا	بِوَالِدَتِيْ	وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ	جَبَّارًا	شَقِيًّا ﴿۳۲﴾	وَالسَّلٰمُ	عَلَيَّ
اور اچھا سلوک کرنے والا	اپنی ماں سے	اور اس نے مجھے نہیں بنایا	سرکش	نافرمان	اور سلامتی	مجھ پر

اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش (و) نافرمان نہیں بنایا۔ اور سلامتی ہے مجھ پر

يَوْمَ	وُلِدْتُّ	وَيَوْمَ	اَمُوْتُ	وَيَوْمَ	اُبْعَثُ	حَيًّا ﴿۳۳﴾	ذٰلِكَ	عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
جس دن	میں پیدا ہوا	اور جس دن	میں وفات پاؤں گا	اور جس دن	اٹھایا جاؤں گا	زندہ کرکے	یہ	مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام

جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ یہ مریم (علیہا السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) ہیں

قَوْلَ الْحَقِّ	الَّذِيْ	فِيْهِ	يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾	مَا كَانَ	لِلّٰهِ	اَنْ يَّتَّخِذَ	مِنْ وَّلَدٍ
سچی بات	جس	اس میں	وہ شک کرتے ہیں	نہیں ہے	اللہ کے لیے	کہ وہ بنائے	کوئی بیٹا

یہی سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے

سُبْحٰنَهٗ	اِذَا قَضٰى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾
وہ پاک ہے	جب وہ ارادہ فرماتا ہے	کسی کام	تو اس کے سوا نہیں	وہ کہتا ہے	اس کو	ہوجا	پس وہ ہوجاتا ہے

وہ پاک ہے اس سے جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

USTAD 360° استاد

مُسْتَقِيْمٌ⁰	صِرَاطٌ	هٰذَا	فَاعْبُدُوْهُ	وَرَبُّكُمْ	رَبِّيْ	اللّٰهَ	وَاِنَّ
سیدھا	راستہ	یہ	پس اس کی عبادت کرو	اور تمھارا رب	میرا رب	اللہ	اور بے شک

اور بے شک اللہ میرا اور تمھارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

دعائیں

فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۔ (سورۂ مریم:5) ترجمہ: تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۔ (سورۂ مریم:6) ترجمہ: اور اے میرے رب! اس کو پسندیدہ (انسان) بنا۔

ذخیرۂ الفاظ

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
اللہ کا بندہ	عَبْدُ اللّٰهِ	بے شک میں	اِنِّيْ
جہاں کہیں بھی	اَيْنَ مَا	بابرکت	مُبٰرَكًا
زکوٰۃ	اَلزَّكٰوةُ	نماز	اَلصَّلٰوةُ
نیکی کرنے والا	بَرًّا	جب تک میں رہوں	مَادُمْتُ
بدبخت	شَقِيًّا	سرکش	جَبَّارًا
میں اُٹھایا جاؤں	اُبْعَثُ	مجھ پر	عَلَيَّ
کہ وہ بنائے	اَنْ يَّتَّخِذَ	وہ لوگ شک کرتے ہیں	يَمْتَرُوْنَ
بے شک	اِنَّمَا	وہ فیصلہ فرماتا ہے	قَضٰى
ہوجا	كُنْ	وہ کہتا ہے	يَقُوْلُ
		تو وہ ہوجاتا ہے	فَيَكُوْنُ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے:

i- حبشہ کے بادشاہ کو کہا جاتا تھا:
(الف) نجاشی (ب) قیصر (ج) کسریٰ (د) فرعون

ii- شاہِ حبشہ کے دربار میں تلاوت کی گئی:
(الف) سورۃ الحج کی (ب) سورۃ طٰہٰ کی (ج) سورۂ مریم کی (د) سورۃ الانبیاء کی

iii- نجاشی کے دربار میں سورۃ مریم کی تلاوت کی:
(الف) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (ب) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے
(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (د) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

iv- سُوْرَۃُ مَرْیَم میں انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے:

(الف) پانچ (ب) چھے (ج) سات (د) آٹھ

v- معجزانہ طریقے سے تخلیق ہوئی:

(الف) حضرت نوح علیہ السلام کی (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی (د) حضرت سلیمان علیہ السلام کی

جوابات: i- نجاشی ii- سورۃ مریم کی iii- حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے iv- سات v- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

سوال 2: مختصر جواب دیجیے۔

i- سورۂ مریم کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: سورۂ مریم میں حضرت مریم علیہا السلام کا تفصیلی تذکرہ ہے، اس لیے اس کا نام سورۂ مریم رکھا گیا ہے۔

ii- سورۂ مریم کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب: سورۂ مریم کا خلاصہ "توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

iii- سورۂ مریم کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قدرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہر حال میں اس سے دعا مانگتے رہیں۔ (سورۂ مریم:04)

2- تمام انبیا کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ (سورۂ مریم:35،36)

iv- ہجرت حبشہ کا سبب کیا تھا؟

جواب: مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر قریش کا ظلم حد سے گزر گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے زندگی بسر کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ لہٰذا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

v- سورۂ مریم کی تلاوت سن کر نجاشی نے کیا کہا؟

جواب: سورۂ مریم کی تلاوت سن کر نجاشی نے کہا: یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔

سوال 3: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں۔

مَا دُمْتُ، مُبٰرَكًا، يَمْتَرُوْنَ، فَيَكُوْنُ، اَلزَّكٰوةُ، شَقِيًّا، اَنْ يَّتَّخِذَ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَا دُمْتُ	جب تک میں رہوں	مُبٰرَكًا	بابرکت	يَمْتَرُوْنَ	وہ لوگ شک کرتے ہیں
فَيَكُوْنُ	تو وہ ہو جاتا ہے	اَلزَّكٰوةُ	زکوٰۃ	شَقِيًّا	بدبخت
اَنْ يَّتَّخِذَ	کہ وہ بنائے				

سوال 4: دی گئی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

i- وَبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا (۳۲)

ترجمہ: اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش (و) نافرمان نہیں بنایا۔

ii- وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا (۳۳)

ترجمہ: اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا۔

iii- ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ (۳۴)

ترجمہ: یہ مریم (ؑ) کے بیٹے عیسیٰ (ؑ) ہیں یہی سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

iv- وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ (۳۶)

ترجمہ: اور بے شک اللہ میرا اور تمھارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

سوال 5: تفصیلی جواب دیجیے۔

i- سورۂ مریم پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال 1، 2

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ حضرت عیسیٰ ؑ کی مبارک زندگی سے علم و عمل کی جو باتیں معلوم ہوتی ہیں، انھیں تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت عیسیٰ ؑ کی مبارک زندگی سے علم و عمل کی باتیں:

1- اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

2- حالات خواہ جیسے بھی ہوں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ کبھی نہ چھوڑیں۔

3- اپنی تمام حاجات کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے ہی دُعا مانگیں۔

4- والدین سے حُسنِ سلوک سے پیش آئیں۔

☆ حضرت عیسیٰ ؑ کے بارے میں دو احادیث تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

جواب: 1- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (حضرت عیسیٰ ؑ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کریں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔

(صحیح بخاری: حدیث نمبر 2222)

2- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ”حضرت عیسیٰ ؑ نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تو چوری کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ قسم اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم پر ایمان لاتا ہوں اور اپنی آنکھ (کی دیکھی ہوئی چیز) کو جھٹلاتا ہوں۔“ (سنن نسائی: حدیث نمبر 5429)

☆ تحقیق کیجیے کہ اسلامی تعلیمات میں حضرت عیسیٰ ؑ اور ان کی والدہ حضرت مریم ؑ کا کیا مقام ہے؟

جواب: حضرت مریم ؑ کے والد عمران اپنے دور میں بنی اسرائیل کے معزز اور قابل قدر شخصیت تھے۔ قرآن مجید میں حضرت مریم ؑ کے بارے میں ارشاد ہے: ”جب بھی حضرت زکریا ؑ کمرے میں ان کے پاس جاتے تو اس کے پاس روزی پاتے، کہا اے مریم! یہ تیرے لیے کہاں سے آیا؟ جواب دیا وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یقیناً اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔“ (سورۂ آلِ عمران: 37)

حضرت مریم علیہا السلام کے ہاں معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی، آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیا میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ایسے ایسے معجزات عطا فرمائے جو بڑے بڑے حکماء و اطباء کی دسترس سے باہر تھے۔

☆ **ہجرت حبشہ کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔ سیرت طیبہ کی کتابوں سے اس واقعہ کا پس منظر، ذیلی واقعات اور نتائج جاننے کی کوشش کیجیے۔**

جواب: عملی کام۔

☆ **تحقیق کیجیے کہ مسلمانوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟**

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ کے معجزانہ ولادت ہوئی۔ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ پیغمبر تھے۔ آپ بہت نرم دل، صابر اور سادہ مزاج تھے۔ بنی اسرائیل میں نبوت کا سلسلہ آپ علیہ السلام پر ختم ہو گیا۔ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، اللہ یا اللہ کی اولاد نہیں ہیں۔ آپ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اُٹھا لیا گیا تھا، آپ علیہ السلام قیامت سے پہلے دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔

برائے اساتذہ کرام

☆ **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے حوالے سے طلبہ کو تفصیل سے بتائیں۔**

جواب: عملی کام۔

☆ **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں طلبہ کو آگاہی دیجیے۔**

جواب: 1- آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر مادرزاد اندھے کو بینائی مل جاتی تھی۔

2- آپ علیہ السلام کے ہاتھ پھیرنے سے برص اور کوڑھ کے دائمی مریضوں کو شفا مل جاتی تھی۔

3- اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ قدرت عطا فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

4- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا: "میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور اس نے مجھے برکت والا بنایا ہے۔ (سورۂ مریم: 33)

☆ **سورۂ مریم میں جن انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے ان کا مختصر تعارف طلبہ کو بتائیں۔**

جواب: 1- **حضرت آدم علیہ السلام:** آپ علیہ السلام زمین پر اللہ تعالیٰ کے پہلے بندے اور نبی ہیں۔ ابوالبشر اور صفی اللہ آپ علیہ السلام کے القاب ہیں۔

2- **حضرت نوح علیہ السلام:** آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ آپ علیہ السلام نے تقریباً ساڑھے نو سو (950) سال تک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا مگر آپ علیہ السلام کی قوم میں سے صرف اسی (80) لوگوں نے آپ علیہ السلام کا دین قبول کیا۔ آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے عذاب کی بددعا فرمائی تو سیلاب کا عذاب نازل ہوا۔ جب طوفان آیا تو سب لوگ ہلاک ہو گئے سوائے ان لوگوں کے جو آپ علیہ السلام کی بنائی ہوئی کشتی میں سوار تھے۔

3- **حضرت ابراہیم علیہ السلام:** آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خلیل اللہ، امام الناس اور حنیف کا لقب عطا فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بچپن ہی سے بت پرستی، ستارہ پرستی، بت سازی اور شرک کے خلاف تھے۔ پیغام حق پہنچانے اور دعوت توحید کی پاداش میں نمرود نے آپ علیہ السلام کو آگ میں ڈلوایا مگر آپ علیہ السلام اس سے محفوظ رہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ تعمیر کیا۔ آپ علیہ السلام کو جدالانبیاء بھی کہا جاتا ہے۔

4- **حضرت اسماعیل علیہ السلام:** آپ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ آپ علیہ السلام حضرت ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ قرآن نے آپ علیہ السلام کو صادق الوعد کا لقب عطا فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کو اللہ کی رضا کی خاطر ذبح کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ علیہ السلام کی جگہ ایک مینڈھا آ گیا جسے ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس قربانی کی یاد میں ہر سال مسلمان عیدالاضحیٰ مناتے ہیں۔

-5 **حضرت اسحٰق علیہ السلام:** حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر مبارک ایک سو (100) سال اور آپ علیہ السلام کی اہلیہ حضرت سارہ کی عمر نوے (90) برس ہوئی تو ان کے ہاں حضرت اسحٰق علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی اور آپ علیہ السلام کی اولاد بنو اسحٰق کہلاتی ہے۔ بعد ازاں بنی اسرائیل میں جتنے بھی نبی پیدا ہوئے سب آپ علیہ السلام ہی کی نسل سے تھے۔

-6 **حضرت یعقوب علیہ السلام:** آپ علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کے صاحب زادے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کا نام قرآن مجید کی دس (10) سورتوں میں تقریباً سولہ (16) بار آیا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، آپ علیہ السلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ علیہ السلام کے باپ، دادا، خود اور بیٹے سب نبی تھے۔

-7 **حضرت زکریا علیہ السلام:** حضرت زکریا علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی اہلیہ اور حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ آپس میں بہنیں تھیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں اولاد سے نوازا تھا۔

-8 **حضرت موسیٰ علیہ السلام:** حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام عمران تھا۔ آپ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں میں سے ایک ہیں۔ آپ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی مقدس کتاب تورات نازل فرمائی۔ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے کوہِ طور پر کلام فرمایا کرتے تھے۔

-9 **حضرت ادریس علیہ السلام:** آپ علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام کے بعد نبوت کے جلیل القدر منصب پر فائز ہوئے۔ آپ علیہ السلام کی ولادت بابل یا مصر کے شہر منفیس میں ہوئی۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے دنیا میں لوگوں کو سب سے پہلے لکھنے پڑھنے کی تعلیم دی۔ قرآن مجید میں دو مرتبہ (سورۂ مریم اور سورۂ القصص میں) آپ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔

-10 **حضرت عیسیٰ علیہ السلام:** آپ علیہ السلام کی بغیر باپ کے معجزانہ ولادت ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم علیہا السلام ہے۔ آپ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتاب انجیل عطا فرمائی۔ آپ علیہ السلام گلی کوچوں میں چل پھر کر لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے تھے۔

☆ **قیامت کے حوالے سے جن گناہوں پر وعید آئی ہے ان سے بچنے کی تلقین کیجیے۔**

جواب: اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والوں اور شرک کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن سخت عذاب کی وعید ہے۔

☆ **طلبہ کو سورۂ مریم کی آیت 30 تا آیت 36 کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کریں۔ ترجمہ سے متعلق امتحان صرف انھی آیات میں سے لیا جائے گا۔**

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 سورۂ مریم ہے:

(A) مدنی (B) مکی (C) آخری سورت (D) پہلی سورت

-2 سورۂ مریم کی آیات ہیں:

(A) 98 (B) 96 (C) 94 (D) 92

-3 سورۂ مریم میں تفصیلی ذکر ہے:

(A) حضرت یونس علیہ السلام کا (B) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا (C) حضرت یوسف علیہ السلام کا (D) حضرت مریم علیہا السلام کا

-4 سورۃ مریم اس وقت نازل ہوئی جب:
(A) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ شعب ابی طالب میں تھے (B) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو معراج ہوئی
(C) مشرکین مکہ مسلمانوں پر ظلم کر رہے تھے (D) مسلمان مدینہ ہجرت کر رہے تھے

-5 مشرکین مکہ کے مسلمانوں پر ظلم وستم کی وجہ سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا:
(A) شام کی طرف (B) حبشہ کی طرف (C) نجران کی طرف (D) تبوک کی طرف

-6 حبشہ ایک ملک ہے:
(A) براعظم ایشیا کا (B) براعظم یورپ کا (C) براعظم آسٹریلیا کا (D) براعظم افریقہ کا

-7 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اعلان نبوت کے وقت حبشہ میں حکمران تھا:
(A) ایک عیسائی (B) ایک یہودی (C) ایک مجوسی (D) ایک صابی

-8 حبشہ کے حکمران کا لقب تھا:
(A) فرعون (B) ہرقل (C) قیصر (D) نجاشی

-9 حبشہ کا حکمران نجاشی تھا:
(A) دین دار (B) طاقت ور (C) رحم دل اور عادل (D) ظالم

-10 نجاشی کا اصل نام تھا:
(A) رئیس (B) اصحمہ (C) شداد (D) یغوث

-11 حبشہ کی طرف پہلی ہجرت میں تھے:
(A) سترامرد اور پانچ عورتیں (B) بیس مرد اور آٹھ عورتیں (C) تیرہ مرد اور تین عورتیں (D) گیارہ مرد اور چار عورتیں

-12 حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے:
(A) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (B) حضرت علی رضی اللہ عنہ (C) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (D) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

-13 حبشہ کی طرف پہلی ہجرت ہوئی تھی:
(A) نبوت کے تیسرے سال (B) نبوت کے چوتھے سال (C) نبوت کے پانچویں سال (D) نبوت کے چھٹے سال

-14 مسلمان حبشہ پہنچے تھے:
(A) امن کی تلاش میں (B) تجارت کے لیے (C) نجاشی کو دعوت دینے کے لیے (D) نجاشی کی دعوت پر

-15 نجاشی کے پاس تحفے لے کر آئے:
(A) اہل شام (B) اہل طائف (C) اہل نجران (D) مکہ کے کافر

-16 نجاشی کے دربار میں کس نے کہا کہ ہمارے علاقے سے چند نا سمجھ لوگ بھاگ کر یہاں آگئے ہیں؟
(A) کفار مکہ کے وفد نے (B) یثرب والوں نے (C) حبشہ والوں نے (D) طائف کے مشرکین نے

-17 نجاشی نے دربار میں بلایا:
(A) کافروں کو (B) مشرکین کو (C) مسلمانوں کو (D) عیسائیوں کو

-18 نجاشی کے سوالوں کے جواب میں تقریر کی:
(A) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (B) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے
(C) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے (D) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے

USTAD 360° استاد

-19 حضرت جعفرؓ سے کلام مجید میں سے کچھ سنانے کی فرمائش کی:
(A) کفارِ مکہ نے (B) مسلمانوں نے (C) درباریوں نے (D) نجاشی نے

-20 حضرت جعفرؓ نے نجاشی کے دربار میں تلاوت کی:
(A) سورۃ مریم کی آیات کی (B) سورۃ آلِ عمران کی آیات کی
(C) سورۃ مائدہ کی آیات کی (D) سورۃ یٰسٓ کی آیات کی

-21 سورۃ مریم کی آیات کی تلاوت کا کیا اثر ہوا؟
(A) کفارِ مکہ نے شور کیا (B) عیسائی ناراض ہوئے
(C) نجاشی اور اس کے درباری رونے لگے (D) مسلمانوں کو دربار سے نکال دیا

-22 سورۃ مریم کی آیات کی تلاوت سن کر نجاشی نے کہا کہ:
(A) یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں (B) اس کلام اور انجیل میں بہت فرق ہے
(C) یہ کلام برحق ہے (D) اس کلام میں بہت اثر ہے

-23 نجاشی نے مسلمانوں کے بارے میں فیصلہ کیا:
(A) واپس مکہ بھیج دیا (B) واپس کرنے سے انکار کر دیا
(C) ان کو درباری بنا لیا (D) ان کو سزا دینے کا فیصلہ کیا

-24 حبشہ میں مسلمانوں کی دعوت سے مسلمان ہوا:
(A) نصرانی (B) پادری (C) نجاشی (D) جادوگر

-25 توحید، رسالت اور آخرت کا بیان خلاصہ ہے:
(A) سورۃ الحج کا (B) سورۃ مریم کا (C) سورۃ الفلق کا (D) سورۃ النصر کا

-26 سورۃ مریم میں بیان ہے:
(A) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا (B) موسیٰ علیہ السلام کے حالات کا (C) یوسف علیہ السلام کے حالات کا (D) آدابِ معاشرت کا

-27 سورۃ مریم میں تذکرہ ہے:
(A) تین انبیا کرام علیہم السلام کا (B) پانچ انبیا کرام علیہم السلام کا (C) چھے انبیا کرام علیہم السلام کا (D) سات انبیا کرام علیہم السلام کا

-28 سورۃ مریم میں معجزانہ پیدائش کا ذکر ہے:
(A) حضرت آدم علیہ السلام کی (B) حضرت یوسف علیہ السلام کی (C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی (D) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

-29 سورۃ مریم کے آخری تین رکوعوں میں بیان ہے:
(A) قیامت کے احوال کا (B) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا (C) عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کا (D) شرک کی نفی کا

-30 سورۃ مریم کے مطابق ہمیں کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے:
(A) دعوت الی اللہ سے (B) لوگوں کی نفرت سے (C) دشمنوں کی چالوں سے (D) اللہ کی رحمت اور قدرت سے

-31 تمام انبیا کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو دعوت دی:
(A) دنیاوی خوش حالی کی (B) ایک اللہ کی عبادت کرنے کی (C) کھیتی باڑی کرنے کی (D) تجارت کرنے کی

-32 ہمیں اپنی حاجات کے لیے دعا کرنی چاہیے:
(A) مسجد جا کر (B) بزرگوں کی محفل میں (C) صرف اللہ تعالیٰ سے (D) اولیا کے ذریعے

-33 والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا طریقہ ہے:

(A) انبیا کرام علیہم السلام کا (B) اہل عرب کا (C) اہل فارس کا (D) اہل ہند کا

-34 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو آسان فرمادیا ہے:

(A) عبرانی زبان میں (B) فارسی زبان میں (C) یونانی زبان میں (D) عربی زبان میں

-35 ماں کی گود میں جن بچوں نے بات کی ان میں سے ایک ہیں:

(A) حضرت یوسف علیہ السلام (B) حضرت موسیٰ علیہ السلام (C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (D) حضرت آدم علیہ السلام

جوابات:

(B) -10	(C) -9	(D) -8	(A) -7	(D) -6	(B) -5	(C) -4	(D) -3	(A) -2	(B) -1
(A) -20	(D) -19	(B) -18	(C) -17	(A) -16	(D) -15	(A) -14	(C) -13	(A) -12	(D) -11
(D) -30	(A) -29	(C) -28	(D) -27	(A) -26	(B) -25	(C) -24	(B) -23	(A) -22	(C) -21
					(C) -35	(D) -34	(A) -33	(C) -32	(B) -31

مختصر جوابی سوالات

-1 سورۃ مریم مکی ہے یا مدنی نیز اس کی آیات کتنی ہیں؟

جواب: سورۃ مریم مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھانوے (98) آیات ہیں۔

-2 سورۃ مریم کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: سورۃ مریم میں حضرت مریم علیہا السلام کا تفصیلی تذکرہ ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ مریم رکھا گیا ہے۔

-3 سورۃ مریم کس زمانے میں نازل ہوئی؟

جواب: سورۃ مریم اس زمانے میں نازل ہوئی جب مشرکین مکہ مسلمانوں پر ظلم کر رہے تھے۔

-4 مشرکین مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کہاں ہجرت کرنے کی اجازت دی؟

جواب: مشرکین مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی۔

-5 حبشہ کہاں واقع ہے نیز اس کا حکمران کون تھا؟

جواب: حبشہ، براعظم افریقہ کا ایک ملک ہے۔ جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو وہاں ایک عیسائی حکمران تھا، جس کو نجاشی کہا جاتا تھا۔

-6 نجاشی کیسا بادشاہ تھا؟

جواب: نجاشی بہت رحم دل اور عادل بادشاہ تھا، وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا۔

-7 نجاشی کا تعارف دو جملوں میں تحریر کریں۔

جواب: نجاشی حبشہ کا عیسائی حکمران تھا۔ اس کا اصل نام اصحمہ تھا۔ وہ بہت رحم دل اور عادل بادشاہ تھا۔

-8 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی طرف کیوں ہجرت کرنے کی اجازت دی؟

جواب: مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر قریش کا ظلم حد سے گزر گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے زندگی بسر کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

Ustad360.com
USTAD 360° استاد

9- حبشہ کی طرف پہلی ہجرت میں کتنے لوگ تھے؟
جواب: حبشہ کی طرف پہلی ہجرت میں گیارہ مرد اور چار عورتیں تھیں۔

10- حبشہ کی پہلی ہجرت میں کون سے میاں بیوی بھی شامل تھے؟
جواب: حبشہ کی پہلی ہجرت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔

11- حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کب ہوئی؟
جواب: حبشہ کی طرف پہلی ہجرت نبوت کے پانچویں سال ہوئی۔

12- مکہ کے کافر نجاشی کے پاس تحفے لے کر کیوں گئے؟
جواب: مسلمان امن کی تلاش میں حبشہ پہنچے لیکن مکہ کے کافروں سے یہ بات برداشت نہ ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان کہیں بھی چین اور سکون سے نہ رہیں۔ لہٰذا انھوں نے قیمتی تحفے دے کر اپنے کچھ لوگوں کو نجاشی کے پاس بھیجا تاکہ نجاشی مسلمانوں کو ان کے حوالے کر دے۔

13- مکہ کے کافروں نے نجاشی سے کیا کہا؟
جواب: مکہ کے کافروں نے نجاشی سے کہا کہ ہمارے علاقے سے چند ناسمجھ لوگ بھاگ کر یہاں آگئے ہیں، انھوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا ہے۔ وہ آپ کے دین کے بھی خلاف ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔

14- نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں بلا کر کیا کہا؟
جواب: نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں بلایا اور ان سے کچھ سوالات کیے۔

15- نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ایام جاہلیت کی اپنی حالت کس طرح بیان کی؟
جواب: حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے دربار میں بڑی پر اثر تقریر کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے بادشاہ! ہم لوگ جاہل تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مردار کھاتے تھے۔ گناہوں کے عادی تھے اور پڑوسیوں کا حق مارتے تھے۔ جو طاقت ور ہوتا وہ کمزور پر ظلم ڈھاتا تھا۔

16- نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات کس طرح بیان کیں؟
جواب: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: جب اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم فرمایا۔ ہم میں اپنا رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھیجا۔ انھوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا، بت پرستی سے منع کیا اور فرمایا کہ ہم سچ بولیں، خون خرابے سے باز آجائیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، پڑوسیوں کا خیال رکھیں، نماز پڑھیں، روزے رکھیں اور زکوٰۃ دیں۔

17- نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کفار مکہ کی دشمنی کی کیا وجہ بتائی؟
جواب: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: ہم اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لائے، شرک، بت پرستی اور تمام برے اعمال چھوڑ دیے۔ اسی وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہو گئی اور وہ چاہتی ہے کہ ہم اسی گمراہی کی طرف واپس چلے جائیں۔ ہم ان کے بہت زیادہ تنگ کرنے پر آپ کے ملک میں آگئے ہیں۔ اے بادشاہ! ہمیں امید ہے کہ ہم یہاں ظلم سے محفوظ رہیں گے۔

18- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر نجاشی نے کیا کہا؟
جواب: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر نجاشی نے کہا کہ آپ اپنے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہونے والے کلام میں سے کچھ سنائیں۔

19- سورۃ مریم کی آیات سن کر نجاشی اور درباریوں پر کیا اثر ہوا؟
جواب: سورۃ مریم کی آیات سن کر نجاشی اور اس کے درباریوں پر بہت اثر ہوا اور وہ رونے لگے۔

20- سورۃ مریم کی آیات کی تلاوت سن کر نجاشی نے کیا کہا؟

جواب: سورۃ مریم کی آیات کی تلاوت سن کر نجاشی نے کہا: یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔

21- نجاشی کے دربار سے کفارِ مکہ کا وفد کس طرح ناکام لوٹا؟

جواب: نجاشی نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح مکہ والوں کا یہ وفد ناکام واپس ہوا۔

22- حبشہ میں مسلمانوں کے قیام کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: مسلمان حبشہ میں امن و سکون سے رہنے لگے۔ حبشہ کے لوگ مسلمانوں کی پاکیزہ زندگی سے بہت متاثر ہوئے۔ کئی لوگ ان کی دعوت سے مسلمان ہو گئے۔ مسلمان ہونے والوں میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی بھی تھے۔

23- سورۃ مریم کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب: سورۃ مریم کا خلاصہ "توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

24- سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کس طرح بیان ہوئی ہے؟

جواب: سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اس طرح بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے، اس کا کوئی بیٹا اور شریک نہیں۔

25- سورۃ مریم میں انبیا کرام علیہم السلام کے تذکرہ میں کیا بات سمجھائی گئی ہے؟

جواب: سورۃ مریم میں انبیا کرام علیہم السلام کے تذکرے میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ کسی نبی کی معجزانہ پیدائش اس کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بناتی۔

26- سورۃ مریم کے آخری تین رکوعوں میں قیامت کے کون سے احوال کا بیان ہے؟

جواب: سورۃ مریم کے آخری تین رکوعوں میں قیامت کے احوال کا بیان ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو مہمان بنا کر لایا جائے گا، جب کہ مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔

27- سورۃ مریم کے دو علمی و عملی نکات لکھیں۔

جواب: سورۃ مریم کے دو علمی و عملی نکات

(i) تمام انبیا کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔

(ii) ہمیں اپنی تمام حاجات کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔

28- کسی نبی کی معجزانہ پیدائش سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

جواب: کسی نبی کی معجزانہ پیدائش اسے اللہ یا اللہ کا بیٹا نہیں بناتی، بلکہ یہ ان کی عظمت کو بیان کرتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔

29- والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا انبیا کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔

30- بڑوں کو کس طرح نیکی کی دعوت دینی چاہیے؟

جواب: بڑوں کو نہایت ادب اور احترام سے نیکی کی دعوت دینی چاہیے اور انھیں برائی سے منع کرنا چاہیے۔

31- سورۃ مریم کے مطابق وعدہ پورا کرنا کن لوگوں کی صفت ہے؟

جواب: سورۃ مریم کے مطابق وعدہ پورا کرنا انبیا کرام علیہم السلام اور نیک لوگوں کی صفت ہے۔

32- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو کس طرح آسان فرما دیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زبان یعنی عربی زبان میں آسان فرما دیا ہے۔

33- ہمیں کس طرح قرآن مجید میں غور وفکر کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں عربی زبان سیکھ کر قرآن مجید میں غور وفکر کرنا چاہیے۔

34- ماں کی گود میں بات کرنے والے بچوں کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ”ماں کی گود میں جن بچوں نے بات کی، ان میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں“۔

35- معراج کی شب جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کیا فرمایا؟

جواب: معراج کی شب جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا: ”خوش آمدید! نیک نبی، نیک بھائی“۔

36- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”ان کا قد درمیانہ اور رنگ سرخ وسفید تھا، وہ ایسے لگتے تھے، جیسے ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں“۔

37- قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: وہ (بچہ) بول اٹھا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں۔

38- ترجمہ لکھیں۔ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا

جواب: ترجمہ: اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

39- وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں۔

40- وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا جب تک میں زندہ رہوں۔

41- ترجمہ تحریر کریں۔ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا

جواب: ترجمہ: اور اس نے مجھے سرکش (و) نافرمان نہیں بنایا۔

42- قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: یہی سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

43- مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ پاک ہے۔

44- اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

45- وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور بے شک اللہ میرا اور تمھارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو۔

46- ترجمہ لکھیں۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ

جواب: ترجمہ: یہ سیدھا راستہ ہے۔

Ustad360.com